مرکز اہل سنت بریلی شریف

(انڈیا) سے

عرفان شاہ مشہدی پر فتوی

جاری کر دیا گیا

☆کئی وجوہ سے عرفان شاہ پر کفر عائد

☆عرفان شاہ پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم

☆اس کے مریدین ومتبعین بھی تجدید ایمان ونکاح کریں

☆اس کی محافل ومجالس میں جانا حرام

☆اس کو اہل سنت کی محافل ومجالس میں بلانا بھی حرام

فہرست

سید عرفان شاہ مشہدی کے متعلق استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک مشہور سنی سید پیر عالم دین نے :

(۱) سبحان پہرے لگا کے کھڑا ہوتا ہے

اپنے ایک بیان میں فضائل اہل بیت علیہم الرضوان میں غلو کرتے ہوئے یوں کہا کہ : "یااللہ پاک ذات تیری ہے ناں؟ تے ان کے بارے میں کوء بہتان نہ باندھے یہ کیا مطلب ہوا؟ فرمایا جب میں سبحان ہوں اور سبحان پہرے لگا کے کھڑا ہوں ان کے لئے۔ سبحان پہرے لگا کے کھڑا ہو۔ اوسنیو ! سبحان کے پہرے میں ہے قبلہ ! سبحان کے پہرے میں ہے ! سبحان کے پہرے میں ہے ورنہ سبحان کا یہ مقام ہے؟ کہ بات ان کی ہو رہی ہو وہ اپنی بات کرتا ہے سبحان؟ فرمایا میں ہوں نا سبحان۔ کہا تُو سبحان ہے۔ فرمایا تو سبحان کے پہرے میں ہے ناں؟"

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ

اور وہ کھڑے ہونے، بیٹھنے، چلنے اور تمام مخلوق والی صفات سے منزہ و پاک ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا سوچنا اور یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہیں جانتے جو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا

ایک اور بیان میں موصوف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے بارے میں حد سے یوں تجاوز کیا اور کہا کہ :

"یہ خاص محفل ہے۔اس لئے میں خاص تعریف کروں گا سرکار کی۔اور وہ خاص تعریف یہ ہے مسلمانو ! کہ ہمیں یہ اختیار نہیں کہ ہم ان کو چیک کریں۔ان کا چیکر اللہ ہے۔علم دے نہ دے کتنا دے کہاں تک دے یہ تیرے سوچنے کی بات نہیں یہ اس کے سوچنے کی بات ہے جس نے ان کو بھیجا ہے۔تُو کہتا ہے وہ تو یہ نہیں جانتے تھے وہ فلاں نہیں کرتے تھے۔میں نے کہا وہ وہ نہیں جانتے تھے جو ان کا اللہ نہیں جانتا تھا۔کیوں؟ کہ بھیجنے والے کے بس میں ہو اور پھر کمی چھوڑ جائے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ حضور وہی نہیں جانتے تھے جو کچھ اللہ نہیں جانتا تھا۔تو اللہ سب کچھ جانتا ہے۔تو میں نے کہا پھر جس سب کچھ جاننے والا جس کو بھیج رہا ہے وہ کمی کیوں چھوڑے گا؟ کہو سبحان اللہ"۔

اللہ عزوجل "سوچنے" سے منزہ و پاک ہے۔نیز اس کا فرمان ہے : وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ جب وہ سب کچھ جانتا ہے تو یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہیں جانتے جو اللہ نہیں جانتا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

(۳) صحابہ کرام علیہم الرضوان کو پاگل کہنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا

ایک اور بیان میں موصوف نے معاذ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اعلانیہ "پاگل" کہا اور اپنی طرف سے کہہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان اور قرآن کریم میں اضافہ ہے۔کہا کہ :

"منافق نے قول کیا مسلمانوں نے بھی سن لیا۔رب منافقوں سے ناراض نہیں۔مسلمانوں سے ناراض ہے۔اوئے تے منافق ہے تم نے کیوں سنا؟ سنا تو پھر سوچنے کیوں لگے؟ یا اللہ عقل دی ہے سوچ لیا تو کیا گناہ کیا؟ فرمایا پاگل ہوگئے ہو؟ کس بات کو سوچتے ہو؟ دماغ کدھر گیا تمہارا؟ اوتمہیں پتا نہیں؟"

ایک اور چند سال قبل کے بیان میں موصوف نے یوں کہا:

"میں کہوں گا

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ

خبردار ! یہ سفہاء نہیں یہ پاگل نہیں پاگل تم ہو۔پاگل وہ ہیں جو ان کو پاگل کہہ رہے ہیں۔تو میں نے کیا عرض کیا تھا؟ جنہوں نے صحابہ کو پاگل کہا ان کو اللہ نے پاگل کہا۔"

(۴) اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گالی دینے کی نسبت کرنا

ایک اور چند سال قبل کے بیان میں موصوف نے کہا کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گستاخوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ اپنے بیان میں یوں کہا کہ :

"اوناں نوں کڈن دیاں جیہڑے گالاں کھان دے مستحق نے۔ اوناں نوں اللہ وی کڈدا اے اللہ دا رسول وی کڈدا اے۔ اسی اوناں توں زیادہ مہذب تے نہیں ناں ہو سکدے؟ قرآن پاک تے آخری گالیاں پیا کڈدا اے :

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ

رسول اللہ وی (گالیاں) کڈیاں نے۔ بخاری شریف وچ۔ اے میرے سامنے پ ءاے۔ اور اینڈی گندی گال حضرت ابو بکر صدیق نے حضور دے سامنے عروہ بن مسعود نون کڈی اے۔ اینڈی ننگی گال تے میں ایس اسپیکر وچ کوءنہیں کڈ سکدا۔ یقین کرو۔"

اردو ترجمہ" : ہم ان کو گالیاں دیتے ہیں جو گالیوں کے مستحق ہیں۔ ان کو اللہ بھی گالیاں دیتا ہے اور اللہ کا رسول بھی دیتا ہے۔ ہم ان سے زیادہ مہذب تو نہیں ہو سکتے؟ بالآخر قرآن پاک بھی گالیاں دے رہا ہے :

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ

رسول اللہ نے بھی گالیاں دی ہیں۔ بخاری شریف میں۔ یہاں میرے سامنے ہے۔

اور اتنی گندی گالی حضرت ابو بکر صدیق نے حضور کے سامنے عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دی ہے۔ اتنی ننگی گالی اور میں اس اسپیکر میں بھی نہیں دے سکتا۔ یقین کرو۔"

جب علمائے کرام نے موصوف سے اس مسئلے کے متعلق سوال کیا تو موصوف نے کہا کہ ان کے وڈیو کلپ میں ترمیم کی گئی تھی اور اس وقت اس مسئلے کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ اب اپنے ماضی قریب کے بیان میں موصوف نے آیت مبارکہ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ پڑھ کر اپنی فحش گالیوں کی تصحیح یوں بیان کی اور اس مسئلے کو پھر عام کیا:

"اگر حضور کی شان کا منکر زنیم ہے تو جو مصطفیٰ کا جگر ہے اس کی شان کا منکر بھی۔ استدلال تام۔"

(۵) سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو معصومہ کہنے کی توثیق کرنا

نیز موصوف کی موجودگی میں ایک اور بڑے جلسے میں سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو علی الإعلان "معصومہ " بھی کہا گیا اور موصوف وہاں اسٹیج پر خاموش بیٹھے رہے اور بعد میں جب سنیوں میں اس بات کی تشویش پھیلی اور سوال اٹھنے لگے تو ایک ٹی وی انٹرویو میں موصوف نے یوں کہا کہ :

"اب کچھ دوستوں کو یہ خیال ہے کہ محفوظ اور معصوم میں فرق کیا ہوتا ہے؟ فرق یہ ہوتا ہے قطعیت کا فرق ہوتا ہے۔ قطعیت اور غیر قطعیت کا فرق ہوتا ہے۔ اگر سمجھ نہ آ ءہو تو علامہ

عبدالعزیز پرہاروی رحمت اللہ علیہ سے عصمت کے مقام پر جہاں عصمت کی تعریف کررہے ہیں نبراس شرح عقائد اٹھا کے دیکھو آپ کو سمجھ آجائے گا۔صرف اتنا فرق ہے حالانکہ معصوم کامعنی ہی محفوظ ہے۔یعنی اس میں کوئی دُوری نہیں ہے۔معصوم کامعنی محفوظ ہے۔"

نیز اسی انٹرویو میں یوں کہا:

"مجھے یہ ہی بتادو کہ

وَ اللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ

اللہ کا فرمان ہے حبیب لوگوں سے ان کے شر سے تیرا اللہ تیری حفاظت کرنے والا ہے . **عَصَمَ یَعْصِمُ** کامعنی کیا ہوتا ہے؟ حفاظت ہی تو معنی ہے۔تو محفوظ معصوم سے دُور ہی کتنا ہے؟ آپ بھی عجیب بات کرتے ہو؟ یعنی معصوم کامعنی ہی محفوظ ہے۔"

اس کے ساتھ موصوف نے النبراس اور خیالی کے حوالوں کا ذکر کر کے اپنے استاذ کی بے ادبی کرتے ہوئے اس غلط موقف کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے حالانکہ یہ دونوں کتابیں موصوف کے دعوے کی تائید نہیں کرتیں۔

(۶) باغ فدک کے مطالبے کا انکار

اسی ٹی وی انٹرویو میں مطالبہ فدک کا انکار کرتے ہوئے موصوف نے یوں کہا کہ :

"اُس سند میں منتہا ابی العیناء ہے اور جاحظ ہے دوراوی۔دونوں راوی متروک ہیں۔ دونوں راوی متروک ہیں۔جاحظ بھی اور ابی العیناء بھی۔یہ ابن جوزی کا باب دیکھ اور دونوں اس بات کا اقرار کررہے ہیں کہ یہ حدیث ہم نے گھڑی ہے۔سیدہ نے جا کے مانگا ہی نہیں اور اس سے غضب فرمایا ہی نہیں ہجران کا مطلب ہی کوئی نہیں۔"

حالانکہ واقعہ مطالبہ فدک کی حدیث صحاح ستہ خاص کر صحیحین اور دیگر متعدد کتب حدیث میں موجود ہے۔

(۷) سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنا بے ادبی، گستاخی اور کفر ہے

اسی ٹی وی انٹرویو میں موصوف نے کہا:

"میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ سیدہ پاک کی خطا کا لفظ بولنا صریحاً بے ادبی ہے۔ گستاخی ہے۔آپ کی شان کے لائق ہی نہیں ایسا کلمہ۔"

ایک اور بیان میں موصوف نے کہا کہ لفظ خطا کی نسبت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی طرف کرنا کفر ہے۔یوں کہا:

"تم نے کہا خطا پر تھیں ہم نے کہا جو خطا پر تھیں کہے اس نے کفر کیا۔"

نیز اسی مجلس میں ایک فتوی شایع کیا گیا تھا جس پر موصوف کی دستخط بھی ہے اور اس فتوے میں لکھا گیا کہ:

"متکلم مذکور کے کلام سے صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بے ادبی نہیں ہے بلکہ ضمناً حضرت عباس اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کی بھی گستاخی ہے۔اسی طرح بالواسطہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی گستاخی ہے لہذا ایسا شخص لعنتی، ضال مضل اور اہلسنت سے خارج ہے، اگر اس پر مصر ہو تو کفر تک جائے گا۔"

اس فتوے پر ہمارا سوال یہ ہے کہ ایک مشہور محقق سنی عالم دین کو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قرار دیا گیا ہے؟ گستاخ رسول تو کافر ہوتا ہے !اس تکفیر کی کیا بنیاد ہوسکتی ہے؟ لفظ خطا کی نسبت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی طرف کرنے کے حوالے سے تو اس سنی عالم دین نے وضاحت کر دی تھی اور کہا کہ خطا سے مراد خطائے اجتہادی ہے۔اب ان کے خلاف موصوف نے کفر کا فتوی دیا ہے اور شخصی تکفیر کی ہے اور مجمع سے شخصی لعنتیں کروائی ہیں۔اس معاملے میں جب دوسرا شخص کافر نہیں ہوتا تو وہ تکفیر موصوف پر ہی لوٹ آئے گی اور یہ خود کافر بن جائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

" :إذا قال رجل لأخيه : يا كافر، فقد باء بها أحدهما، فإن

كان كما قال وإلا رجعت عليه.

جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کہا اے کافر، تو ان دونوں میں سے ایک ہوگا۔یا قائل کا کہنا درست ہوگا وگرنہ وہ (تکفیر) اس پر لوٹ آتی ہے "(متفق علیہ)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۱۸۶ پر اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی علیہ نے اس حدیث شریف

"لما اقترف آدم الخطيئة "

کا یوں ترجمہ فرمایا" :یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا"

یہ تو نبی کی بات ہو رہی ہے اور وہ بھی ابوالأنبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور ابوالبشر کی۔ جب ان کے لئے امام اہل سنت نے لفظ خطا لکھا ہے حدیث شریف کے ترجمے میں تو غیر نبی کی طرف خطا کی نسبت سے توہین کیسے ممکن ہے؟ کیا غیر نبی کو نبی پر فضیلت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔یہ غلو والی فضیلت تو روافض مانتے ہیں۔

اسی طرح امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی علیہ الفقہ الاکبر میں لکھتے ہیں

" :والأنبياء عليهم الصلاة والسلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر والكفر والقبائح وقد كانت منهم زلات وخطيئات. "

خطا کی نسبت یہاں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف کی گ ء ہے تو تکفیر کیسے ممکن ہے؟ اکابرین اہل سنت کی کتابیں ایسی عبارتوں سے بھری پڑی ہیں۔

اس کے علاوہ موصوف نے تو خود اپنے ہی چند سال قبل کے بیان میں سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی طرف خطا کی نسبت کرتے ہوئے یوں کہا:

"جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کی جب معافی طلب کی اللہ رب العزت جل وعلا کی شان میں تب بھی آپ کا نام

اللھم إنی أسألک بحق محمد"۔

اگر بقول موصوف کے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنا کفر ہے جبکہ وہ غیر نبی ہیں تو نبی آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی طرف خطا کی نسبت بالطریق الاولی کفر بنتا ہے۔

نیز ایک اور چند سال قبل کے بیان میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے جنگ جمل میں شریک ہونے کے متعلق یوں کہا:

"اور اس خطا پر حضرت عائشہ صدیقہ روتی تھیں۔ روتی تھیں کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میں کبھی ان سے اس اگرچہ ان کے اپنے خیال میں وہ بھی غلط مطالبہ نہ تھا مگر فرماتی ہیں پھر بھی میں خطا پر تھی کہ علی علی ہے۔ جب وہ امیر المؤمنین ہیں تو میرے لئے لازم تھا کہ میں ان کی اتباع کرتی۔"

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنے سے بھی موصوف اپنے ہی کفر کے فتوے سے نہیں بچ سکتے۔

(۸) انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کرنا کفر ہے

ایک اور بیان میں اجتہاد انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے یوں کہا:

"ہوش کے ناخن لو۔ یہ جو تم نے شغل بنالیا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں یا رسل عظام کے بارے میں آپ لوگ یہ کہہ رہے ہو کہ ان سے خطائے اجتہادی ہوتی ہے۔ ایسا جملہ کسی وضاحت کے بغیر کہنا یہ کلمہ کفریہ ہے۔"

آگے چل کر اسی بیان میں یوں کہا:

"تو یہ کلمہ کفریہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ انبیائے کرام علیہم السلام سے امور شریعت میں، احکام شریعت میں، تبلیغ دین میں خطا واقعہ ہونا محال ہے محال۔ ممکن ہی نہیں۔ اگر نبی سے خطا واقعہ ہو تو شریعت سے امان اٹھ جاتی ہے۔ وحی ظنی ہو جائے گی۔ شریعت میں شک آجائے گا۔ احکام شریعت میں شک آجائے گا۔ لہذا سب سے پہلے یہ مسئلہ بیان کرو کہ انبیائے کرام رسل عظام واجب العصمت ہیں اور تقاضا اس کا یہ ہے انبیائے کرام امور شریعت میں، تبلیغ دین میں، احکام شریعت میں خطا ممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ ہو سکتی نہیں۔ اگر ہو سکتی ہو تو نہ قرآن قرآن رہے گا، نہ حدیث حدیث رہے گی، نہ شریعت

کی امان رہے گی۔او پگلو !حیا کرو !نبی ایک لفظ بھی بغیر خدا کے کہے کہ نہیں کہتا۔"

اکابرین اہل سنت کی کتب میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے اجتہاد ہوتا ہے اور بعض مسائل میں خطا اجتہادی بھی واقع ہوئی مگر اس پر برقرار نہیں رہتے۔

شرح مسلم للنووی میں ہے

"وفيه دليل على جواز الإجتهاد للنبى صلى الله عليه وسلم فيما لم يرد فيه نص من الله تعالى وهذا مذهب أكثر الفقهاء وأصحاب الأصول وهو الصحيح المختار "

(اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے جواز کی دلیل ہے ان امور میں جن میں کوءنص اللہ تعالی سے وارد نہیں ہوء اور یہ اکثر فقہا اور اصحابِ اصول کا مذہب ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے)

نیز آیت شریفہ

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا

کے تحت تفسیر قرطبی میں یوں لکھا ہے

"وقال الجمهور إن حكمهما كان باجتهاد "

(جمہور کے نزدیک ان دونوں کا حکم اجتہادی تھا)۔

اسی آیت مبارکہ کے تحت تفسیر مظہری میں ہے کہ

والاظهر ان حكمها كليهما كان بالاجتهاد الا داود اخطا واصاب سليمان اثنى الله عليه وجاز الخطا فى اجتهاد الانبياء الا انهم لا يقرون عليه

(اظہر قول یہ ہے کہ دونوں کا حکم اجتہادی تھا مگر حضرت داؤد علیہ السلام کا اجتہاد خطا پر تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا اجتہاد درستگی پر تھا جس کی اللہ تعالی نے تعریف کی ہے۔ انبیاء کے لئے خطائے اجتہادی ہوتا ہے لیکن اس پر برقرار نہیں رہتے)۔

نیز صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی نے خزائن العرفان میں آیت

وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

کے تحت فرمایا کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے اس مسئلے میں خطائے اجتہادی واقع ہوء ہے۔

مزید دیگر کتب اصول مثلاً نور الانوار اور شرح التلویح علی التوضیح وغیرہ میں بھی یہی موقف موجود ہے۔

(۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخوں کے ساتھ اتحاد و صلح کلیت

اب موصوف کے بیانات کا سلسلہ ان اسٹیجوں سے جاری وساری ہے جن پر صلح کلی پیر اور مولوی لوگ ہیں۔ ایسے لوگ بھی اسٹیج پر ان کے ساتھ موجود ہیں اور تقریریں کر رہے ہیں جو ماضی قریب میں متعدد بار صحابہ کرام (حضرت ابوسفیان، حضرت امیر معاویہ) اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخیاں کرتے رہے ہیں اور پھر توبہ اور پھر گستاخیاں کیں۔ یہ اُن کا اہل سنت کو دھوکہ دینے کا ایک طریقہ ہے۔ موصوف کے ساتھ بیٹھنے والے لوگ تفضیلیوں اور منہاجیوں کے دوست، حمایتی اور معاون ہیں اور اس سے اہل سنت کو بہت بڑا نقصان پہنچ رہا ہے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۹ صفحہ ۶۱۶ امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین (سنیوں کے عقائد کی پہچان میں بیس امور) میں لکھتے ہیں :

"ندوہ سرمایہ ضلالت ومجموعہ بدعات ہے، گمراہوں سے میل جول اتحاد حرام ہے، ان کی تعظیم موجبِ غضبِ الٰہی اوران کے رَد کا انسداد لعنتِ الٰہی کی طرف بلانا، انہیں دینی مجلس کا رکن بنانا دین کو ڈھانا ہے۔ ندوہ کے لیکچروں اور روائیداد میں وہ باتیں بھری ہیں جن سے اللہ ورسول بیزار وبَری ہیں جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سب بدمذہبوں و گمراہوں سے پناہ دے اور سنّتِ حقّہ خالص پر ثابت قدم رکھے۔"

(۱۰) محقق سنی عالم دین کی مرحومہ ماءصاحبہ پر زنا کی تہمت باندھنا اور حد قذف کا مستحق بننا

ایک اور بیان میں موصوف نے وہی سنی صحیح العقیدہ محقق عالم دین کی مرحومہ ماءصاحبہ پر زنا کی تہمت باندھی اور انہیں صراحتاً زانیہ کہا اور پھر انہیں علامہ صاحب کو صراحتاً اعلانیہ طور پر "حرامی بچہ " کہا۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

ترجمہ کنز الإیمان : اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معاینہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ کنز الإیمان : بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

جب قذف ایک کبیرہ گناہ ہے جس پر اسی کوڑوں کی سزا بھی لگتی ہے اور قرآن مجید میں ایسے شخص کو فاسق اور ملعون بھی فرمایا گیا ہے۔ نیز وہ ابدی طور پر مردود الشہادت بھی ہے۔ آپ اس کی مزید وضاحت فرمائیں۔

(۱۱) محقق سنی عالم دین کی برملا تذلیل اور توہین

نیز اسی محقق سنی عالم دین جن کے سینکڑوں تلامذہ اور خود کتب کثیرہ کے مصنف جن سے مسلک اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور تقویت ہوء ایسے متقی صحیح العقیدہ عالم کی برملا تذلیل وتحقیر پر کیا شرعی حکم لگتا ہے؟

(۱۲) حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے فحش گالیاں، انگلیوں کے اشارے اور پاک ہستیوں کی بے حرمتی

موصوف نے اپنے بیانات میں حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے نہ صرف فحش گالیاں دی ہیں بلکہ انگلیوں سے بیہودہ اشارے بھی کئے جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ حدیث شریف کی شدید توہین ہوء ہے کیونکہ اس فعل سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف نسبت کی جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ فحش گانے بھی گائے ہیں اور ان کے وڈیو عوام و خواص میں شائع ہو چکے ہیں۔ موصوف کی یہ گالیاں، انگلیوں کے اشارے اور گانے ایسی دینی محافل میں واقع ہوئے ہیں جو مقدس ہستیوں کے عنوان پر انعقاد پزیر تھیں یعنی سیدنا ابو

بکر صدیق اور سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہما اور پھر ان محافل کا مساجد میں ہونا۔ موصوف کے یہ برے الفاظ، حرکات، پاک دامن مرحومہ عورت پر زنا کی تہمت، عالم ربانی کو حرامی بچہ کہنا، اسٹیج پر بیٹھنے والے نام نہاد نیم رافضی پیر اور ملاں اور حاضرینِ مجلس کی نعرہ بازی، سبحان اللہ بھی کہنا اور ہنسنا۔ کیا یہ سب باتیں دین کے تقدس کو پامال کرنا اور ان پاکانِ امت کی توہین نہیں جن کے عنوان پر ان محافل کا انعقاد کیا گیا تھا؟

(۱۳) محقق سنی عالم دین پر برسر عام شخصی لعنت بھیجنا

نیز یوم آزادی پاکستان کے موقع پر برسر عام موصوف نے اسی محقق سنی عالم دین کو شخصی نشانہ بناتے ہوئے "دجالی "اور "لعنتی " کہا۔ اسی طرح دیگر محافل میں بھی "دجال " کہا گیا اور شخصی لعنت بھیجی گئی۔

(۱۴) امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ کی نعت شریف سے اپنے فحش گانوں کی تصحیح پیش کرنا

ایک اور بیان میں اپنے فحش گانوں کی شرعی تصحیح بیان کرتے ہوئے ساتھ فحش گانے کے الفاظ "سانوں نہر والے پل تے بلا کہ " گاتے ہوئے معاذ اللہ اپنی طرف سے یوں استدلال پیش کیا:

"منوں ہن بندے آ کھدے نے شاہ ہوری گانے گاندے نے۔ تے میں آ کھیا
گانے تے اسیں گانے آں۔ ہیں؟ آہاہاہاہا۔

اِنْ نَلْتِ يَا رِيْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الحَرَم-

اے میرے باپ امام زین العابدین نے کربلا کی ریت پر کھڑے ہوکر یہ گیت گایا
تھا۔ہم بھی گاتے ہیں۔"

اردو ترجمہ" :اب لوگ مجھے بتا رہے ہیں کہ شاہ صاحب گیت گاتے ہیں۔میں نے
کہا کہ ہم گیت گاتے ہیں۔

اِنْ نَلْتِ يَا رِيْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الحَرَم -

یہ میرے باپ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کربلا کی ریت پر کھڑے ہوکر یہ
گیت گایا تھا۔ہم بھی گاتے ہیں۔"

(۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن وتمسخر

نیز ایک اور مقام پر حضرت عبداللہ بن عمر بالخصوص اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر
بالعموم طعن وتمسخر کرتے ہوئے اور ان کے اجماعی عقیدہ افضلیت کے بیان پر طنز کرتے
ہوئے موصوف نے یوں کہا:

"بلکہ میں جو حضرت ابوبکر صدیق کی افضلیت کا قائل ہوں مولا علی کی وجہ سے ہی
قائل ہوں۔میرا ایمان ہے۔لیکن ایک سوال ہے حدیث کے طالب علموں سے کہ وہ تو پاک
نفس لوگ تھے۔ویسے بھی کوئی معقول آدمی ہو شریف ہو حسد نہ کرتا ہو اس سے اپنے سے
بڑوں یا پہلوں کے لئے جو فوت ہو جائیں سوال ہو کہ وہ کیسے تھے تو وہ جواب کیا دیگا؟ آپ
کے خیال میں کیا جواب دینا چاہئے اس کو؟ ہو شریف !اگر اس سے پوچھا جائے گا تو کیا
کہے گا کہ نہیں وہ تو کچھ نہیں تھے میں ہوں سب کچھ؟ یہ آپ کہہ کے دکھا دی جئے اگر آپ
شرفاء کی اولاد ہیں تو آپ کہہ کے دکھا دی جئے۔بندے بھی بڑے ہوں پیشرو ہوں کلاس فیلو
ہوں گزر چکے ہوں قبر میں ہوں صحابی ہوں مومن ہوں فیض یافتہ ہوں حضور سے۔میں
پوچھتا ہوں یہ بزرگ جو بھی گزر گئے اچھے ہوں نیک ہوں مومن ہوں آپ بعد میں آئے
ہیں آپ سے پوچھا جا رہا ہے تو آپ بتائیے ایک شریف آدمی کو کیا کہنا چاہئے؟ غور فرمانے
کا مقام ہے یہ۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ نے جو فرمایا صرف شرافت میں کہہ دیا۔نہیں۔علی
علی ہیں۔یہ کوء کشید نہ کرے اس سے بات۔"

نیز اسی بیان میں یوں کہا:

"دوسری بات جو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ لوگ حضرت علی سے ہی کیوں پوچھتے
تھے؟ محمد بن حنفیہ نے کہا بخاری نے لکھ دیا بھائی مانتا ہوں۔میں مانتا ہوں بیٹے نے پوچھا
تب بھی باپ نے یہ کہا تو بیٹے کو کیا سکھاتے وہ؟ کہ تُو بڑا بنا کر؟ علی مولا اپنے بیٹے کو تکبر نہیں
سکھاتے۔کوئی باپ بھی سکھائے گا اپنے بیٹے کو یہ بات؟ تو وہ کیسے سکھاتے؟ یہ بات کیسے
سکھاتے؟ اب توجہ ہے آپ کو؟ میں یہ پوچھتا ہوں کہ بھائی صحابہ کرام تو ایک لاکھ ہیں

اوروں سے نہیں پوچھتے اور خود بتاتے پھر رہے ہیں۔ پوچھتے نہیں لوگ۔ خود بتا رہے ہیں۔
قلنا ۔ہم کہتے تھے۔ہم یہ ترتیب رکھتے تھے۔او بھائی آپ سے پوچھا کس نے؟"

حالانکہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا اجماعی سنی عقیدہ تو قرآن وحدیث سے اولاً ثابت ہے نہ صرف مولا علی رضی اللہ عنہ کے قول سے۔ نیز اس بیان سے سامعین کو یہ تاثر دیا گیا ہے کہ مولی علی نے شیخین کو محض عاجزی انکساری اور پہلے گزر جانے کی بنا پر افضلیت دی ہے جبکہ یہ غلط نظریہ تفضیلیوں کا ہے اور موصوف کی تضاد بیانی یہاں سے بھی ظاہر ہے۔

(۱۶) بعداز نبی بزرگ علی

ایک اور موقع پر ایک شخص یوں ان لفظوں میں شعر پڑھ رہا تھا:

"علی ضروری ہے علی ضروری ہے۔ بعداز خدا بزرگ نبی بعداز نبی بزرگ علی۔"

اور موصوف اس شخص پر اظہار خوشی سے پیسے پھینک رہے تھے۔

(۱۷) دمادم مست قلندر علی کا پہلا نمبر

موصوف کی موجودگی میں کراچی کے ایک بہت بڑے مجمع میں "علی کا پہلا نمبر، حیدر حیدر حیدر " کے نعرے لگائے گئے تھے اور اس کی تصحیح بیان کرتے ہوئے موصوف نے یوں کہا:

"یہ ہمارے نری عشق کی بات نہیں ہے۔ عشق میں کچھ بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ ابھی ہمارے قاری صاحب نعت پڑھ رہے تھے اور منقبت پڑھ رہے دمادم مست قلندر پڑھ کے انہوں نے کہا علی دا پہلا نمبر۔ تو ہم مناظرے کرتے ہیں ناں؟ تو پہلا نمبر ہم ان کو شاہِ اولیاء مانتے اس وجہ سے پہلا نمبر بھی کہتے۔ لیکن اگر خلافت میں کہیں گے تو چوتھا نمبر کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے؟ ابوبکر، عمر وعثمان کے بعد۔ یہ ہے ہمارے مناظرے کا مسلک۔ لیکن یہ ہمارے عشق کا طریقہ ہے شاہِ ولایت مانیں گے تو مولا علی شیر خدا۔ زور سے کہو سبحان اللہ۔ ایک مولوی مجھے کہنے لگا تم کیسے مناظر ہو تیرے سامنے اگر کوئی بولے گا تُو تردید کیوں نہیں کرتا؟ میں نے کہا اس لئے نہیں کرتا اس لئے تردید نہیں کرتا کہ وہ کلام پڑھ کیا رہے ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں دمادم مست قلندر تو مست کا جو قول ہوتا ہے اس پر فتوی لگتا ہے؟ کوئی سمجھ نہیں آپ کی؟ اس کا مطلب مستی میں جو بات کہہ رہا ہے تو سکر میں جو بات کہے گا مستی میں اس پر فتوی تیرے جیسا کوئی پاگل ہی دے گا۔ تو مست کی بات ہے ! مست کی بات پر کون فتوی دیتا ہے؟"

پھر کہا:

"اور مست اگر دیکھنے ہوں تو میرے ساتھ چل سیہون شریف میں خدا کی قسم ایک نہیں سینکڑوں دکھاؤں گا۔"

پھر کہا:

"تب باتیں کرنا آسان ہے۔ ٹھنڈے پانی پی کے ائیر کنڈشن مسجدوں میں بیٹھ کے اور درسوں میں بیٹھ کے خطبے دے دینا اور بات ہے۔"

ایسے بیان سے موصوف نے اہل سنت و جماعت کے اجماعی عقیدہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کو مرجوح کر کے تفضیلی عقیدے کو ترجیح دی ہے۔

(۱۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا سسٹم مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے کاندھوں پر کھڑا ہے

ایک اور بیان میں موصوف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے سسٹم کو مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے کاندھوں پر کھڑے ہونے کا دعوی کرتے ہوئے یوں کہا:

"ہم اس ہستی کے وکیل اور غلام اور خادم اور نوکر ہیں کہ پورا سسٹم مصطفیٰ کا جس کے کاندھے پر کھڑا ہے اس کا نام علی مولا ہے جس نے ابو بکر صدیق کی صداقت کا بھرم رکھا،

جس نے عمر کی عدالت کا بھرم رکھا، جس نے عثمان کے حیا و سخاوت کا بھرم رکھا، محمد رسول اللہ کے سسٹم کا بھرم رکھا، جس کے کاندھے پر خلفائے راشدین اور خلافت کا بھار ہے، اس علی کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں، میں اس کا نوکر ہوں اس کے بچوں کا نوکر ہوں۔"

(۱۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان کا گستاخ شاہ محمود ہزاروی کے سلسلہ فیض کے لئے دعا

سن ۱۹۹۹ میں موصوف کا یوکے میں شاہ محمود ہزاروی کے بیٹے کے ساتھ ایک مناظرہ ہوا جس میں ہزاروی کے بیٹے کا یہ دعوی تھا کہ عظیم صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ اور دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم معاذ اللہ باغی اور جہنم کی طرف بلانے والے تھے اگرچہ اس مناظرے کے اختتام پر اس موقف سے رجوع کر لیا۔ مناظرے کے دوران اس ہزاروی کے بیٹے نے اپنے والد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ محدث تھا لیکن موصوف نے اس بات کو مسترد کرتے ہوئے انکار کیا کہ صحابہ کو جہنمی کہنے والا محدث نہیں۔ نیز اسی مناظرے کے دوران موصوف نے یہ بھی کہا:

"یہی ہمارا دعوی تھا آپ کے پاس پہنچا ہے پڑھ لیں کہ ہم نے کہا آپ اور آپ کے والد صاحب اپنے عقیدوں کی روشنی میں آپ اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں۔"

نیز اسی مناظرے میں یوں بھی کہا:

"آپ کے پیر ہیں وہ صحابہ کو جہنمی کہہ رہے ہیں۔تو ہمارے نزدیک تو وہ جہنمی ہے جو صحابہ کو جہنمی کہے۔آپ کا ہوگا پیر آپ تو اپنے سر پر بٹھائیں۔جو نبی پاک علیہ السلام کے صحابہ کو جہنمی سمجھے گا ہم تو اسے مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ہم کیسے مسلمان سمجھیں اسے؟"

اب اکیس سالوں کے گزرنے کے بعد سن ۲۰۲۰ میں موصوف نے شاہ محمود ہزاروی کے آستانے پر جا کر اس کی مدح سرائی کی اور جبہ بھی پہنا اور کہا:

"دعا ہے کہ اللہ تعالی اس سلسلہ فیض کو تا قیامِ قِیامت اور بعدِ قیامت بھی جاری وساری رکھے۔"

حالانکہ اکابر علماء ومفتیان اہل سنت مثلاً محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری، علامہ سید ابو البرکات شاہ، مفتی عبد القیوم ہزاروی اور دیگر علمائے اہل سنت رحمہم اللہ نے شاہ محمود ہزاروی کے خلاف فتوی بھی جاری کیا اور اس شخص کے رفض وتفضیل کا خوب رد فرمایا۔ تو یہ گستاخ رافضی جو پہلے کئی سالوں سے مر چکا ہے اور کوء اس کا رجوع ثابت ہی نہیں، موصوف کا ایسی مجلس میں حاضر وشریک ہونا اور اس شاہ محمود ہزاروی کی تعریف وتائید کرنا، اس فعل کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

(۲۰) سیاست معاویہ کے نعرے پر تکفیر

ایک اور بیان میں "معاویہ کی سیاست" کے نعرے پر اعتراض کرتے ہوئے موصوف نے یوں کہا:

"جن لوگوں کو شوق ہے خلافت کے مقابلے میں نعرے لگانے کا ان سے صرف اتنا کہتا ہوں کہ خلافت کے مقابلے میں بات کرنا یا برابری کی بات کرنا یہ کفریہ عقیدہ ہے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں میں۔یہ کفریہ عقیدہ ہے۔"

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب اصول الدین میں فرماتے ہیں:

". فوجبت إمامته بعقد الحسن له فسمى عامه عام الجماعة لارتفاع الخلاف بين الجميع والإتباع الكل لمعاوية لأنه لم يكن هناك منازع ثالث فى الخلافة وخلافته مذكورة فى قول النبى صلى الله عليه وسلم وهو ما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال " :تدور رحى الإسلام خمسا وثلاثين أو ستا أو سبعا وثلاثين سنة. "والمراد بالرحى فى هذا الحديث القوة فى الدين والخمس سنين الفاضلة عن الثلاثين من جملة خلافة معاوية إلى تمام تسعة عشر سنة

وشهـرا لأن الثـلاثيـن كـمـلـت بعلي رضى الله عنه على ما بيناه."

اردو ترجمہ " : تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی امامت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے عقد سے واجب ہوئی ہے۔ پس اس سال کا نام جماعت کا سال رکھا گیا کیونکہ سب کے درمیان اختلاف اٹھ گیا اور سب امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اتباع میں متفق ہو گئے کیونکہ خلافت میں کوئی تیسرا مخالف نہیں تھا اور ان کی خلافت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے " :اسلام کی چکی چلے گی سن پینتیس یا چھتیس یا سینتیس میں "اور اس حدیث شریف میں چکی سے مراد دین میں قوت ہے اور تیس پر پانچ سال زائد ہیں جملہ خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے جو تمام انیس سال ایک ماہ تک تھی کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پر تیس سال مکمل ہوئے تھے جیسے ہم نے بیان کیا ہے۔"

اس حدیث شریف میں جو چکی کا ذکر ہے اس سے مراد حضور غوث اعظم رحمت اللہ تعالی علیہ نے خود بیان فرمائی ہے کہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے زمانے میں قوت اسلام ہے۔ یہی سیاست معاویہ ہے۔

(۲۱) سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر فضیلت دینا

ایک اور کانفرنس میں موصوف کے اسٹیج پر ہوتے ہوئے موصوف کے بھائی نے یوں کہا:

" حضرت سیدہ فاطمہ زہرا اس کرہ ارضی کے تمام نبی پاک کے بعد پورے اس نظم کے اندر پورے اس نظم میں فاطمہ بلند رتبہ ہے۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے روحانی مراتب کے اندر مولا علی سے بھی افضل ہیں۔"

غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا علی الإطلاق کفر ہے۔ اس قول میں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور خلفائے راشدین مولا علی سمیت رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دی گئی ہے۔ موصوف اور اسٹیج پر موجود تمام افراد نے بجائے رد کرنے کے خاموشی سے اس بات کو سن لیا تو السکوت فی معرض البیان بیان - بلکہ بعض نے داد بھی دیا اور اس بات پر سبحان اللہ بھی کہا۔

نیز اپنے بھاء کی روش پر چلتے ہوئے موصوف نے اپنے بیان میں یوں کہا:

" جو کائنات کے سب سے مقدس ہستی بعد رسول خدا کے ان کا جز وان کا لخت جگر ان کے وجود مقدس کا حصہ جس کی شان عرش اعظم سے بلند ہے۔"

اسی طرح ایک اور بیان میں کہا:

"ذاتی شرف میں نسب میں سیادت میں پوری کائنات میں بعد محمد رسول اللہ کے، ادباً یہ بھی عرض کر دیتا ہوں بعد از انبیاء ومرسلین، بعد رسول اللہ کے ذاتی شرف میں نسب میں سیادت میں سیدہ خاتون جنت کا شریک و سہیم ہے ہی نہیں۔"

اب یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ موصوف وہی عقیدہ اپنے بھاء والا بیان کر کے "بعد از انبیاء ومرسلین "محض "ادباً "عرض کرتے ہیں اور پھر دوبارہ "بعد رسول اللہ کے " کہہ کر بتا رہے ہیں کہ حقیقتاً انبیاء ومرسلین مفضول ہیں معاذ اللہ۔

مذکورہ بالا تمام امور کے پیش نظر موصوف اور اسٹیج پر بیٹھنے والے لوگوں پر کیا شرعی حکم لگے گا اور ان کے مریدوں کی ارادت کا کیا شرعی حکم ہے؟ کیا وہ ارادت باقی ہے یا ختم ہو گئی ہے؟ نیز موصوف کو اسلامی مجالس میں بیان کروانا اور دینی امور میں سربراہ اور قائد بنانے کی کیا شرعی حیثیت ہے جبکہ موصوف اہل سنت کے لئے فتنہ بن چکا ہے؟ اور عوام اہل سنت کے لئے کیا نصیحت ہے موصوف کے متعلق؟

بینوا و توجروا۔

من جانب علمائے اہل سنت برطانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الکریم

الجواب: اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اور کھڑا ہونا وغیرہ سب حادث ہیں اور اللہ عزوجل قدیم ہے اور ہر حادث سے اس کی تنزیہ و پاکی فرض بلکہ ضروریات دین سے ہے۔ اور ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار اس کے خلاف اعتقاد ضرور کفر۔ شرح فقہ اکبر صفحہ 64 پر ہے

فانہ سبحانہ شئی ای موجود بذاتہ و صفاتہ الا انہ لیس کالاشیاء المخلوقۃ ذاتا و صفۃ کما یشیر الیہ قولہ سبحانہ "لیس کمثلہ شئی"

اور درمختار میں ہے:

وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا کقولہ " ان اللہ جسم کاالاجسام"

فتاوی ہندیہ جلد 2 صفحہ نمبر 258 پر ہے

یکفر بماوصف اللہ مما لا یلیق بہ

اور اسی کے صفحہ 259

یکفر بقولہ: اللہ جلس للانصاف او قام لہ، بوصفہ اللہ تعالی بالفوق و التحت

اور مجدد اعظم، اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اٹھنے بیٹھنے، اترنے، چڑھنے، چلنے، پھرنے وغیرہ تمام عوارض جسم وجسمانیات سے منزہ ہے

(قوامع القھار علی المجسمۃ الفجار) واللہ اعلم تعالی

بالصواب

2۔بلاشبہ اللہ عزوجل سوچنے سے پاک ومنزہ ہے کہ خلق کے عوارض جسمیہ سے ہے جس سے ذات باری قدیم کا اتصاف ضرور کفر ہے۔جیسا کہ شرح فقہ اکبر، درمختار اور ہندیہ سے مذکور ہوا۔اور بلاشبہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو عالم **ماکان و ما یکون** بنایا۔ارشاد پاک ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (القرآن المجيد)

مگر یہ کہنا کہ اللہ جو نہیں جانتا، حضور بھی نہیں جانتے، یہ اللہ عزوجل کی شان مقدس کے خلاف اور اس میں اللہ جل جلالہ کے علم غیر محدود کی حد وانتہاء کا ایہام ہے جبکہ اللہ عزوجل اپنی ذات عالی اور صفات کمالیہ میں حد انتہاء سے پاک ومنزہ ہے۔ارشاد پاک ہے

وهو بكل شئى عليم (القرآن الكريم)

اور ایسا کلام جس میں معنی کفر کا ایہام ہے اگرچہ یہ معنی کفر مراد لے کر نہ بولا پھر بھی سخت واشد ممانعت وضلالت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں

و مع ذالک فالایهام کاف فی المنع والحرام (المعتمد المستند)

والله تعالى اعلم بالصواب

3۔حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بحکم قرآن وحدیث صاحب فلاح وخرد اور نجوم ہدایت ہیں ایسے حضرات عالیہ کو پاگل کہنا کسی مسلمان کے وہم وگمان سے بھی باہر۔پھر اللہ عزوجل کی طرف ان حضرات کرام کو پاگل کہنے کی نسبت بلاشبہ اللہ عزوجل پر افتراء اور سخت ضلالت قبیح وشنیع جرأت ہے۔خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ

هُمُ الْكَاذِبُونَ

4۔ولید بن مغیرہ کی بدگوئی و بدزبانی نیز اس کی خطاء فی الاہل کو ظاہر کرنے میں تو حضور اقدس ﷺ کی فضیلت وشان وعظمت معلوم ہوتی ہے۔خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ کی طرف گالیاں دینے کی نسبت کرنا بڑی جسارت ونرا بہتان ہے۔خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ (القرآن الكريم)

اور حدیث شریف میں ہے

من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار

اور خدائے وحدہ لاشریک پر بہتان باندھنے والا گمراہ وبددین۔

والله تعالى اعلم بالصواب

5۔حضرات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی دوسرے انسان کو معصوم کہنا سنیت کے خلاف اور شعار روافض ہے۔ایسا شخص گمراہ ہے۔اور معصوم کے معنی محفوظ لینا عرف شرع کے خلاف اور بے جا بلکہ تاویل بدمقبول، روافض کی بولی ہے۔مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اجماع اہل سنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔جو دوسرے کو معصوم مانے اہل سنت سے خارج ہے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

6۔احادیث صحیحہ میں جب مطالبہ فدک وارد تو اس سے انکار جہالت نہیں تو گمراہی ضرور

واللہ تعالی اعلم باالصواب

7۔حضرت سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت گستاخی وکفر کیونکر ہو سکے جبکہ بعض حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف بعض مسائل میں خطائے اجتہادی کی نسبت ثابت وواقع ہے۔ ہرگز وہ کفر وگستاخی نہیں جیسا کہ بہت سی کتب معتمدات میں وارد ومنقول۔حضرت سیدہ کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت پر کفر وگستاخی کا حکم روافض کا طریقہ اور بلاوجہ تکفیر مسلم ہے۔حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے

أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا.

(ترمذی شریف)

اور بلاوجہ شرعی مسلمان کی تکفیر کرنے والے کی طرف خود کفر عائد۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

8۔حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام بلاشبہ کبیرہ بلکہ صغیرہ سے بھی معصوم ہیں اور خطاء اجتہادی ہرگز معصیت وگناہ نہیں۔اور نہ خطائے اجتہادی کی نسبت ان حضرات کی طرف کرنا ان کی عصمت کے منافی۔پھر اہل سنت کی کتب معتمدات میں، بعض مسائل بعض انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف خطائے اجتہادی نسبت وارد وواقع۔تفسیر نسفی میں اللہ عزوجل کے ارشاد پاک

"فازلهما الشيطان عنها"

کے تحت مسطور ہے

وزلة آدم بالخطأ فى التأويل إما بحمل النهى على التنزيه

دون التحريم ، أو بحمل اللام على تعريف العهد وكأن الله تعالى أراد الجنس.

اور حضرت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ، اللہ عزوجل کے ارشاد

فازلهما الشيطان عنها

کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں خطاء ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں۔(تفسیر خزائن العرفان)

اور فقہ اکبر میں ہے:

والانبياء عليهم الصلوة والسلام كلهم منزهون ....

وقد كانت منهم زلات و خطيات

اسی کے تحت شرح فقہ اکبر میں ہے

زلات اى تقصيرات و خطيات اى عثرات ....

الى ان مغفرة لربوبية

اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کرنے کی وجہ سے کسی مسلمان کی تکفیر بھی بلاوجہ شرعی تکفیر مسلم ہے۔بحکم حدیث ایسے تکفیر کرنے والے کی طرف کفر عائد

واللہ تعالی اعلم بالصواب

13,11,10۔بلاثبوت شرعی کسی پاک دامن خاتون پر زناء کی تہمت لگانا سخت ناجائز وحرام ہے۔ایسا شخص اشد مجرم وفاسق وفاجر ہے جو بحکم قرآن مجید حدقذف کا مستحق ہے۔خدائے تعالی کا ارشاد ہے

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

یعنی اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معاینہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اوران کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ (القرآن الکریم)

اورارشاد ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (القرآن الكريم)

مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ سخت حرام گناہ کبیرہ ہے ایسی تہمت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کے بڑے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا کہ ایسے شخصوں کو اسی کوڑے مارو اوران کی گواہی کبھی نہ سنو اور وہ فاسق ہیں۔ یہاں کوڑے تو لگا نہیں سکتے لہٰذا اسی قدر کریں کہ جب تک وہ تہمت رکھنے والا مجمع میں توبہ نہ کرے اور صاف صاف اپنی ناپاک گفتگو سے باز نہ آئے اس وقت تک مسلمان اس سے ملنا جلنا، اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا، اسکی شادہ بیاہ میں شریک ہونا، اپنی شادی بیاہ میں اسے شریک کرنا یک قلم چھوڑ دیں کہ وہ اس تہمت اٹھانے سے ظالم ہے (فتاویٰ رضویہ جلد 5 قدیم ص 974)

اور بلا وجہ شرعی عالم دین بلکہ عام مسلمان کو بھی حرامی یا حرام کا بچہ کہنے والا، مسلم کے لیے سب وشتم کرنے والا سخت گنہگار و مستحق عذاب نار ہے کہ اس میں اس مسلمان کی ایذاء ہے اور ایذاء مسلم کو حدیث شریف میں خدا جل جلالہ اور رسول ﷺ کی ایذاء قرار دیا ہے۔

پھر سنی عالم دین کو حرام کا بچہ کہنا اس کی توہین کرنا، برسر عام اس پر لعنت بھیجنا اور اس کی

عزت بگاڑنا بلا وجہ مسلمان کو ایذاء پہنچانا ہے جو اشد حرام اور شیطانی کام ہے۔ اگر بوجہ علم دین اس کی توہین وتذلیل کی تو کفر۔ حدیث شریف میں ہے

من اذی مسلما فقد آذانی و من آذانی فقد آذی الله (اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط)

اور حدیث شریف میں ہے

لیس منا من لم یجل کبیرنا ، ویرحم صغیرنا ، ویعرف لعالمنا حقه (الجامع الصغیر للسیوطی)

اور حدیث شریف میں ہے

بحسب اِمرئی من الشر ان یحقر اخاه المسلم، کل المسلم علی المسلم حرام دمه و ماله و عرضه (مسلم شریف)

اور حدیث شریف میں ہے

لا یستخف بحقهم الا منافق (رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر)

اور حدیث شریف میں ہے

لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقه . (رواه احمد وحاکم و طبرانی فی الکبیر)

اور مجمع الانہر میں ہے

الاستخفاف بلا شراف والعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدا به الاستخفاف کفر

اوراعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی توہین اگر بوجہ علم دین ہے بلاشبہ کفر ہے ،کما فی مجمع الانھر ،ورنہ اگر بے سبب ظاہر کے ہے تو اس پر خوف کفر ہے، کما فی الخلاصۃو نسم الروض، ورنہ اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں (فتاوی رضویہ)

والله تعالی اعلم بالصواب

12۔بیان احادیث میں فحش گوئی بیہودہ اشارے حدیث شریف کی عظمت وادب کے خلاف ہے۔شریعت اسلامیہ میں ہرگز اس کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ پھر اگر یہ فحش گوئی اور بیہودگی کی اسناد حضور اقدس ﷺ کی طرف کی تب تو حضرت صادق مصدوق ﷺ پر افتراء جو سخت واشد حرام اور نری گمراہی ہے۔حدیث شریف میں ہے

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (مسلم شریف)

والله تعالی اعلم بالصواب

14۔نعت پاک سے گانوں کی تصحیح،تمثیل یا تشبیہ بلکہ گانوں کے طرز وترنم پر پڑھنا ذکر حسن میں بھی لوگوں کو معصیت کی یاد دلانا، کار حسن سے ہٹا کر گناہ ومعصیت کی طرف پہنچانا ہے اور یہ ضرور ممنوع و ناروا

والله اعلم بالصواب

9،15،16،17،19۔حضور اقدس ﷺ کے جملہ اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سب عدول ہیں اور سب کی تعظیم فرض ہے ان میں سے کسی پر طعن وتمسخر حرام ،گمراہی اور رفض ہے۔رب قدیر جل جلالہ ان سب سے وعدہ بھلائی فرما چکا۔ارشاد پاک ہے

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (القرآن)

اور حدیث میں ہے

اذا ذکر اصحابی فامسکوا (طبرانی کبیر)

اور حدیث شریف میں ہے

لا تسبوا اصحابی (مسلم شریف)

اور حدیث شریف میں ہے

اصحابی کا النجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم.(شفاء شریف)

اور مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ اہل سنت کے عقیدے میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی تعظیم فرض ہے۔ان میں سے کسی پر طعن حرام

(فتاوی رضویہ قدیم جلد:6،ص64)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے

(فتاوی رضویہ قدیم جلد:9،نصف آخر،ص272)

اور حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما یا ان میں سے کسی ایک پر طعن یا ان میں سے کسی ایک کی بھی شان میں گستاخی یا ان میں سے کسی ایک کو بھی امام و خلیفہ برحق نہ مانے مطلقا کافر ہے۔درمختار میں ہے

کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ الا الکافر بسب نبی او

الشیخین او احدھما

اوراسی میں ہے

من سب الشیخین اوطعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ

اورمجدداعظم،اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریرفرماتے ہیں کہ" تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی ،تبرائی جوحضرات شیخین ،صدیق اکبروفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں کسی ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے،اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اورآئمہ ترجیح فتوی کی تصحیحات پرمطلقا کافر ہے۔(ردالرفضہ)

پھرحضوراقدس ﷺ کے بعدامام برحق حضرت ابوبکرصدیق اکبرپھرعمرفاروق اعظم پھرعثمان غنی پھرحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اوران چاروں کی فضیلت ترتیب خلافت کےموافق ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوبعدازنبی بزرگ کہنا علی کا پہلانمبرکہنا ایسا کہنے پررضاو خوشی ظاہرکرنا یاایسا کہنے والوں کی تائیدوحمایت کرنا حرام،نری جہالت وضلالت اورکھلی رافضیت ہے۔فقہ اکبرمیں ہے

وافضل الناس بعدالنبیین علیھم الصلوۃ والسلام ابوبکر الصدیق ثم عمر ابن الخطاب ثم عثمان ابن عفان ذوالنورین ثم علی ابن ابی طالب المرتضی رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین

اورفتح القدیرمیں ہے

فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثہ رضی اللہ تعالی

عنھم فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق اوعمر رضی اللہ تعالی عنھمافھو کافر

اورمجدداعظم،اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریرفرماتے ہیں کہ نہ صرف حنفیہ بلکہ تمام اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہے۔اہل سنت کے نزدیک بعداز انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام تمام اولین وآخرین سے افضل امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھرامیرالمومنین سیدناعمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔(فتاوی رضویہ قدیم ج۱۱ص40)

اورپھرتحریرفرماتے ہیں ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھرفاروق اعظم پھرعثمان غنی پھرمولاعلی رضی اللہ تعالیٰ علی سیدہم واولادہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم۔(فتاوی رضویہ قدیم ج۱۱ص 142)

واللہ اعلم بالصواب

18۔اس بات میں شک نہیں کہ حضوراقدس ﷺ کی تعلیمات اورنظام اسلامی کی تدبیرقائم رکھنے بلکہ اچھی طرح نفاذ وعمل میں جس طرح حضرات خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اپنی اپنی سعی جمیلہ وجلیلہ صرف فرمائیں خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جی جان سے اس نظام پاک کے نفاذ وعمل میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔لیکن حضرات خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خدمات جلیلہ کونظرانداز کرنا اورصرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرنا یا ان ہی کی طرف نظام اسلام کی تحسین واشاعت کی نسبت کرنا اہل سنت کے خلاف اورروافض کا طریقہ ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

20۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے اور سیاست معاویہ کے نعرے پر حکم کفر دینا غلط و بیجا اور بلا وجہ شرعی مسلمان پر حکم کفر دینا ہے جو بحکم حدیث خود قائل کی طرف عائد جیسا کہ حدیث ماسبق میں مذکور ہوا

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

21۔موصوف کے بھائی کے اس بیان وعبارت میں حضرت سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرات انبیاء کرام پر فضیلت کا ذکر نہیں ۔البتہ خود موصوف کے بیان میں جملہ ’’جو کائنات کے سب سے مقدس ہستی ، بعد رسول خدا ﷺ کے، ان کا جز ان کا لخت جگر،، سے ضرور حضرت سیدہ کو دیگر حضرات انبیاء کرام پر فضیلت دینا ظاہر وروشن ۔

اور کسی بھی نبی پر غیر نبی کو فضیلت دینا بالا جماع کفر

(فتاوی رضویہ قدیم ۔ج ۱۱ص 60)

اور حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انبیاء ومرسلین کے بعد سب سے افضل کہنا رفض و ضلالت ہے.

مذکورہ بالا امور میں متعدد کفریات اور باقی حرام ونا جائز بلکہ رفض وضلالت کے افعال واقوال ہیں مگر چونکہ آڈیو وغیرہ میں ترمیم وتبدیل کا امکان غالب رہتا ہے اس لیے کفر و ایمان جیسے اہم باب میں حد درجہ احتیاط اور بر طریق شرعی تحقیق وتفتیش لازم وضرور ۔پھر اگر واقعی ان کا صدور وارتکاب مسئول عنہ عرفان شاہ سے بر طریق شرعی ثابت ہو تب تو ضرور اس پر لازم وفرض ہے کہ اعلانیہ توبہ وتجدید وایمان کرے ۔ بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے ۔اپنے عقائد واقوال واعمال سب اہل سنت کے موافق کرے اور آئندہ دین و سنیت کو نقصان پہنچانے والے امور مردودہ سے باز رہے۔اور باوجود اطلاع جن سامعین ومریدین وغیرہ نے ان امور قبیحہ ومردودہ کی تائید کی یا راضی رہے سب توبہ وتجدید ایمان و

نکاح کرلیں۔

اور اپنے دین وسنیت کی حفاظت وصیانت کریں کہ تمام فرائض میں اہم تر ہے۔واضح رہے کہ توبہ واستغفار بہترین عمل ،شان عبدیت، دلیل انکسار اور حضرات اخیار وابرار بلکہ خود حضور ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے

انی لا ستغفر اللہ و اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ.

(طحاوی شریف ،ج :ثانی)

اور حدیث شریف میں اغر مزنی فرماتے ہیں کہ

خرج إلینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم رافعا یدیہ وھو یقول یا أیھا الناس استغفروا ربکم ثم توبوا إلیہ فواللہ إنی لاستغفر اللہ وأتوب إلیہ فی الیوم مائۃ مرۃ

(طحاوی شریف ،ج :ثانی)

اور پھر جب دین وایمان اور سنیت کی حفاظت وسلامتی کے لیے شریعت مطہرہ توبہ و استغفار کا حکم کرے تو مومن وفادار بھلا کیوں دیر کرے۔

ورنہ اگر زید حکم شرعی مذکورہ پر عمل نہ کرے تو مسلمان اس سے دور ونفور رہیں۔اسے دینی مجالس میں بلانا در کنار، کسی طرح اسلامی معاملات اس کے ساتھ روا نہیں۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۱۳۱/۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب — ۱۔ کھانا، سونا وغیرہ عوارض جسم و جسمانیات سب حادث ہیں اور اللہ عزوجل قدیم اور ہر حادث سے اس کی تنزیہ و پاکی فرض بلکہ ضروریات دین سے ہے۔ اور ضروریات دین سے کسی بات کا انکار یا اس کے خلاف اعتقاد ضرور کفر۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۳ پر ہے "فانہ سبحانہ شیء ای موجود بذاتہ وصفاتہ الا انہ لیس کالاشیاء المخلوقۃ ذاتا وصفۃ کما یشیر الیہ قولہ سبحانہ لیس کمثلہ شیء" اھ۔ اور درمختار میں ہے "وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا کقولہ ان اللہ جسم کالاجسام" اھ۔ فتاوی ہندیہ ج ۲ صفحہ ۲۵۸ پر ہے "یکفر بما وصف اللہ بما لا یلیق بہ" اھ۔ اور اس کے صفحہ ۲۵۹ پر ہے "یکفر بقولہ اللہ جلس للانصاف او قام لہ یوصفہ اللہ تعالی بالفوق والتحت" اھ۔ اور مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ "کھانے، پینے، اترنے، چڑھنے، چلنے، پھرنے، وغیرہ تمام عوارض جسم و جسمانیات سے منزہ ہے" اھ۔ (قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار) واللہ تعالی اعلم بالصواب

۲۔ بلاشبہ اللہ عزوجل سونے سے پاک و منزہ ہے کہ خلق کے عوارض جسمیہ سے ہے جس سے ذات باری قدیم کا اتصاف ضرور کفر ہے۔ جیسا کہ شرح فقہ اکبر، درمختار اور ہندیہ سے مذکور ہوا۔ اور بلاشبہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عالم ما کان و ما یکون بنایا۔ ارشاد باری ہے "وعلمک ما لم تکن تعلم" (القرآن المجید) مگر یہ کہنا کہ اللہ جو نہیں جانتا حضور بھی نہیں جانتے، اللہ عزوجل کی شان قدوس کے خلاف اور اس میں اللہ جل جلالہ کے علم غیر محدود کی حد و انتہا کا ایہام ہے جبکہ اللہ عزوجل اپنی ذات عالی اور صفات کمالیہ میں حد و انتہا سے پاک و منزہ ہے۔ ارشاد باری ہے "وھو بکل شیء علیم" (القرآن الکریم) ———

اور ایسا کلام جس میں معنئ کفر کا ایہام ہے اگرچہ یہ معنئ کفر مراد نہ ہو لہذا ہمیشہ ہر صورت میں ممانعت و ضلالت ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں ومع ذلک فالایہام کاف فی المنع والحرام ۱ھ (المعتمد المستند) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۳۔ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بحکم قرآن و حدیث صاحب فلاح و نجات اور نجوم ہدایت ہیں ایسے حضرات عالیہ کو پاگل کہنا کسی مسلمان کے وہم و گمان سے بھی باہر ہے۔ پھر اللہ عزوجل کی طرف ان حضرات کرام کو پاگل کہنے کی نسبت بلاشبہ اللہ عزوجل پر افتراء اور سخت ضلالت قبیح و شنیع جرأت ہے۔ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیٰت اللہ و اولئک ہم الکذبون۔ (القرآن الکریم)

۴۔ ولید بن مغیرہ کی بدگوئی و بدزبانی پر رسکی فضائل الاصل کو ظاہر کرنے میں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت و شان عظمت معلوم ہوتی ہے۔ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف گالیاں دینے کی نسبت کرنا بڑی جسارت اور نرا بہتان ہے۔ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیٰت اللہ و اولئک ہم الکذبون۔ (القرآن المجید) اور حدیث مسلم شریف میں ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ اور حدیث وعید کے پیش نظر ایسا بہتان باندھنے والا گمراہ و بددین واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۵۔ حضرات انبیاء کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی دوسرے انسان کو معصوم کہنا سنیت کے خلاف اور شعار روافض ہے۔ ایسا شخص گمراہ ہے۔ اور معصوم کا معنی محفوظ لینا ظرف شرع کے خلاف اور بیجا تکلف تاویل نامقبول روافض کی چال ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۶۔ احادیث صحیحہ میں جب مطالبۂ فدک وارد تو اس سے انکار جہالت نہیں تو کم بھی از دور

۷۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت گستاخی و کفر کیونکر ہو سکے جبکہ بعض حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف بعض مسائل میں خطائے اجتہادی کی نسبت ثابت و واقع ہے۔ ہرگز کفر و گستاخی نہیں جیسا کہ بہت سی کتب معتمدات میں وارد و منقول۔ حضرت سیدہ کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت پر کفر و گستاخی کا حکم روافض کا طریقہ اور بلاوجہ تکفیر مسلم ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما۔ (ترمذی شریف) اور بلاوجہ شرعی مسلمان کی تکفیر کرنے والے کی طرف خود کفر عائد۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۸۔ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بلاشبہ کبیرہ بلکہ صغیرہ سے بھی معصوم ہیں اور خطائے اجتہادی ہرگز معصیت و گناہ نہیں۔ اور نہ خطائے اجتہادی کی ان حضرات علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف کرنا ان کی عصمت کے منافی۔ ہم اہلسنت کی کتب معتمدات میں بعض مسائل میں بعض انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف خطائے اجتہادی نسبت وارد و واقع۔ تفسیر نسفی میں اللہ عزوجل کے ارشاد فازلہما الشیطن عنہا کے تحت مسطور ہے وترکہ اثم بل الخطأ فی الاجتہاد وقیل انما لجعل النہی علی التنزیہ دون التحریم او لجعل الکلام علی نفس الشجرۃ وکان اللہ تعالیٰ اراد الجنس اھ

اور حضرت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ اللہ عز وجل کے ارشاد و فازلھما الشیطن
عنھا کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں
خطا ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان) اور فقہ اکبر میں ہے والانبیاء علیہم
الصلاۃ والسلام کلھم منزھون الخ وقد کانت منھم زلات وخطیات ۔ اھ ۔ اور اس کے تحت
شرح فقہ اکبر میں ہے زلات ای تقصیرات وخطیات ای عثرات الی ان مغفرۃ لربوبیۃ ۔ اھ ——
اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کرنے کی وجہ کسی مسلمان کی
تکفیر بھی بلا وجہ شرعی تکفیر مسلم ہے بحکم حدیث ایسے تکفیر کرنے والے کی طرف کفر عائد ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۰/۱۱/۱۲/۱۳ بلا ثبوت شرعی کسی پاک دامن خاتون پر زنا کی تہمت لگانا سخت ناجائز و حرام ہے۔ ایسا شخص
اشد مجرم اور فاسق و فاجر ہے جو بحکم قرآن مجید حد قذف کا مستحق ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے والذین
یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمنین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ
ابدا واولئک ھم الفسقون ۔ یعنی اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معاینہ کے نہ لائیں
تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں ۔ (القرآن الکریم) اور ارشاد ہے
ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المؤمنت لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولھم عذاب عظیم
(القرآن الکریم) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ سخت حرام گناہ
کبیرہ ہے ایسی تہمت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کے بڑے عذاب کا مستحق ہوتا ہے اللہ عز وجل نے حکم فرمایا
کہ ایسے شخصوں کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی نہ سنو اور وہ فاسق ہیں یہاں کوڑے
تو لگا نہیں سکتے لہٰذا اس قدر ہو کہ جب تک وہ تہمت رکھنے والا مجمع میں توبہ نہ کرے اور صاف صاف
اس اپنی ناپاک گفتگو سے باز نہ آئے مسلمان اس سے ملنا جلنا ، اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا
اسکی شادی بیاہ میں شریک ہونا ، اپنی شادی بیاہ میں اسے شریک کرنا یک قلم چھوڑ دیں کہ وہ اس
تہمت اٹھانے سے ظالم ہے ۔ اھ ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ قدیم ص ۹۲) ——

اور بلا وجہ شرعی عالم دین مفتی عام مسلمان کو بھی حرامی یا حرام کا بچہ کہنے والا مسلم کو سب و شتم کرنے
والا سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہے کہ اس میں اس مسلمان کی ایذا رسانی ہے اور ایذائے مسلم کو حدیث شریف
میں خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا قرار دیا ہے ۔ کوئی عالم دین کو حرام کا بچہ کہنا
اسکی توہین کرنا ، اس عالم اس پر لعنت بھیجنا اور اسکی عزت گھٹانا بلا وجہ مسلمان کو ایذا پہونچانا
ہے جو اشد حرام اور شیطانی کام ہے ۔ اور اگر بوجہ علم دین ایسا کرتا ہے تو توہین و تذلیل دین تو کفر ۔ حدیث
شریف میں ہے من آذی مسلما فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ۔ (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الاوسط)
اور حدیث شریف میں ہے لیس منا من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقہ ——
(الجامع الصغیر للسیوطی) اور حدیث شریف میں ہے بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل
المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ ۔ (مسلم شریف) اور حدیث شریف میں ہے سباب
المسلم فسوق ۔ (بخاری و مسلم) اور حدیث شریف میں ہے لا یستخف بحقھم الا منافق ۔ (رواہ
الطبرانی فی المعجم الکبیر) اور حدیث شریف میں ہے لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ ۔ (رواہ احمد والحاکم والطبرانی فی الکبیر)
اور مجمع الانہر میں ہے الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم او لعلوی علیوی قاصدا
بہ الاستخفاف کفر ۔ اھ ۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی توہین
اگر بوجہ علم دین ہے جب تو صریح کفر ہے کما فی مجمع الانہر وگرنہ اگر بلا سبب ظاہری کے ہے تو اس خوف کفر ہے کما فی
الخلاصۃ ومنح الروض ورنہ اشد کبیرہ ہونا میں شک نہیں ۔ اھ ۔ (فتاویٰ رضویہ) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۴/ بیان احادیث میں فحش گوئی بیہودہ بات سے حدیث شریف کی عظمت و ادب کے خلاف ہے
شریعت اسلامیہ میں ہرگز اس کی اجازت نہیں ہو سکتی ہو اگر فحش گوئی اور بیہودگی کا اسناد حضور اکرم

یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم۔ الخ۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۱۴۷) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۸۔ اس بات میں شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات اور نظام اسلامی کی اثر پذیری قائم رکھنے بلکہ اچھی طرح نفاذ و عمل میں جس طرح حضرات خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنی اپنی مساعی جمیلہ وجلیلہ صرف فرمائیں۔ خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جی جان سے اس نظام پاک کے نفاذ و عمل میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ لیکن حضرات خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی خدمات جلیلہ کو نظر انداز کرنا، اور صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرنا یا ان ہی کی طرف کل نظام اسلام کی تحسین واشاعت کی نسبت کرنا سنیت کے خلاف اور روافض کا طریقہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۲۰۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے اور امیر معاویہ کے [illegible] پر حکم کفر دینا غلط و بیجا اور بلا وجہ شرعی مسلمان پر حکم کفر دینا ہے جو بحکم حدیث خود قائل کی طرف عائد۔ جیسا کہ حدیث ما سبق میں مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۲۱۔ موصوف کے بھائی کے اس بیان و عبارت میں حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت کا ذکر ہے۔ البتہ خود موصوف کے بیان میں جملہ "جو کائنات کی سب سے مقدس ہستی بعد رسول خدا کے ان کا جز ان کا لخت جگر" سے ظاہر حضرت سیدہ کو دیگر حضرات انبیاء کرام پر فضیلت دینا ظاہر ہو رہا ہے۔ اور کسی غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا بالاجماع کفر ہے۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے ہمسر یا افضل مانے وہ بالاجماع کافر و مرتد ہے۔ الخ۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۷۵) اور حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انبیاء و رسولوں کے بعد سب سے افضل کہنا رفض و ضلالت ہے

مذکورہ بالا امور میں متعدد کفریات اور باقی حرام و ناجائز بلکہ رفض و ضلالت کے اقوال و افعال ہیں مگر چونکہ آڈیو وغیرہ میں ترمیم و تبدیل کا امکان غالب رہتا ہے اس لیے کفر یا ایمان جیسے اہم باب میں حد درجہ احتیاط اور بطریق شرعی تحقیق و تفتیش لازم و ضروری ہے۔ پھر اگر واقعی ان کا صدور وارد شکال مسئول عنہ طرفان شاہ سے بطریق شرعی ثابت ہو جائے تو ضرور اس پر لازم و ضروری ہے کہ علانیہ توبہ و تجدید ایمان کرے، بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے، اپنے عقائد، اقوال و اعمال سب اہل سنت کے موافق کرے اور شدہ دین و سنیت کو نقصان پہنچانے والے امور مذکورہ سے باز رہے۔ اور باوجود اطلاع جن مسلمین و مریدین وغیرہ نے ان امور قبیحہ مذکورہ کی تائید کی یا راضی رہے سب توبہ و تجدید ایمان و نکاح کریں۔ اور اپنے دین و سنیت کی حفاظت و صیانت کریں کہ تمام فرائض میں اہم ترین ہے۔ واضح رہے کہ توبہ واستغفار ہمیشہ بہترین عمل، شان عبدیت، دلیل انکسار اور حضرات انبیاء و ابرار بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ عمل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ۔ (طحاوی شریف ج ثانی) اور حدیث [illegible] الاغر المزنی فرماتے ہیں۔ خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رافعا یدیہ وھو یقول یا ایھا الناس